ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۴۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ قادیان

یوم سہ شنبہ و چہار شنبہ

جلد ۳۱	۲۱/۲۲ ماہ تبوک ۱۳۲۲ھش	۲۰/۲۱ رمضان المبارک ۱۳۶۲ھ	۲۱/۲۲ ستمبر ۱۹۴۳ء	نمبر ۲۲۲/۲۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

36

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۱ ماہ تبوک ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق صبح ۱۰ بجے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے ۔ کہ حضور کے گلے میں تکلیف ہے آواز صاف نہیں ۔ لیکن عام طور پر حضور کی صحت اچھی ہے ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں ۔

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم ۔ اے کو گو پہلے سے افاقہ ہے لیکن پوری طرح آرام نہیں ہوا ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں ۔

قادیان ۲۱ ماہ تبوک ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ کی شکایت ہے ۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد حسین صاحب کو علاقہ پٹھانکوٹ میں بغرض تبلیغ بھیجا گیا ہے ۔

روزنامہ الفضل قادیان ۲۰/۲۱ رمضان المبارک ۱۳۶۲ھ

اسلام کی روحانی قوت اور مسلمان

معزز معاصر احسان ۸ ستمبر نے کیا خوب لکھا ہے کہ :-

”مسلمان کی سب سے بڑی بدقسمتی یہ ہے کہ وہ سیاسی بھول بھلیوں میں پڑ کر مذہب کی اہمیت کو بھول بیٹھا ۔ اور جب بھی کبھی مسلمان اپنے مذہب کے مرکز سے دور ہوا ہے ۔ اُسے کسی نہ کسی رنگ میں زوال پذیر ہونا ہی پڑا ہے مسلمان کے پاس مذہب کے سوا اور ہے ہی کیا ۔ اور سچ تو یہ ہے کہ مسلمان کا مذہب بھی دنیا بھر کی سیاست اور اقتصادیات سے بالاتر ہے ۔ جب یورپ پر سیاست کا دیوتا اپنے پر پھیلا کر اڑ رہا تھا ۔ اور یورپ یہ سمجھتا تھا کہ یہی اس کی قومی معراج ہے ۔ اس وقت اسلام کی روحانی قوت نے اُسے نیچا دکھایا ۔ اور دنیا کو بتا دیا ۔ کہ روحانی طاقتیں مادی طاقتوں سے بلند اور خدا کا ہاتھ سارے ہاتھوں سے مضبوط ہے “

اس مضمون میں معاصر موصوف نے مسلمانوں کو مشورہ دیا ہے ۔ کہ وہ پھر مذہب کی طرف لوٹیں ۔ کہ ان کی تمام مشکلات کا حل یہی ہے جب تک مسلمان اجتماعی طور پر اپنے مذہب پر کاربند نہ ہوں گے ۔ ان کے اندر صحیح قوت پیدا نہیں ہو سکتی ۔ معاصر موصوف کا یہ مشورہ نہایت قیمتی ہے لیکن مکمل نہیں ۔ مسلمانوں کو دوبارہ مذہب کی طرف لانے کے لئے یہ ضروری ہے ۔ کہ پہلے وہ اسباب معلوم کئے جائیں ۔ جو مذہب سے مسلمانوں کی بے رغبتی کا باعث ہیں ۔ اور پھر ان کو دور کیا جائے اپنے ان الفاظ میں معاصر احسان نے لکھا ہے کہ پہلے وقتوں میں اسلام کی روحانی قوت نے یورپ کی سیاست کو نیچا دکھایا اور دنیا کو بتا دیا کہ روحانی طاقتیں مادی طاقتوں سے بلند اور خدا کا ہاتھ سارے ہاتھوں سے مضبوط ہے ۔ اور یہ امر مسلّم ہے کہ آج مسلمان اس نشان سے محروم ہیں ۔ آج اُن کے اندر کوئی ایک انسان بھی ایسا نہیں ۔ کہ جو دنیا کو روحانی قوت سے نیچا دکھا سکے ۔ اور خدا تعالیٰ کے ہاتھ کی تمام ہاتھوں سے مضبوطی کا مشاہدہ کرا سکے ۔ اور چونکہ یہ چیز جو دراصل مذہب کے پھل کی حیثیت رکھتی ہے ان کے اندر موجود نہیں ۔ اس لئے مذہب کے ساتھ انہیں کوئی دلچسپی نہیں ۔ وہ اسے ایک بے اثر چیز اور اس پر عمل کرنے کو ایک غیر ضروری فعل یقین کرتے ہوئے اس پر عمل ہی ترک کر بیٹھے ہیں ۔

مگر اسلام کا اللہ تعالیٰ مذہب ہے مسلمانوں نے گو اُسے چھوڑ دیا ۔ لیکن اللہ تعالیٰ انہیں چھوڑ سکتا اس نے اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے ۔ یہی وجہ ہے ۔ کہ اس نے اس زمانہ میں بھی جب مسلمان اس خصوصیت سے محروم ہو چکے تھے ۔ مادی قوتوں پر روحانی قوت کا غلبہ اور خدا تعالیٰ کے ہاتھ کی تمام دوسرے ہاتھوں سے بلندی اور مضبوطی کا دنیا کو مشاہدہ نہ کرا سکتے تھے ۔ خدا تعالیٰ نے اپنا فضل کیا ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرما کر آپ کو پھر یہ خصوصیت عطا فرمائی اور آپ نے زندہ نشانات اور زبردست معجزات سے دنیا پر اسلام کی روحانی قوت کا سکہ بٹھایا ۔ اور بات بات میں دنیا کو عملاً بتا دیا ۔ کہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ سارے ہاتھوں سے مضبوط اور بلند ہے ۔ آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اپنے اندر ایسے [ف ۴]

[۴ف] نشانات اور معجزات رکھتا ہے ۔ آپ نے زندہ خدا کا پیارا چہرہ دکھا کر اور مذہب کے نتیجہ میں تعلق باللہ اور اس کے شیریں ثمرات کا حصول ممکن بنا کر مذہب کو پھر ایک قیمتی اور مفید چیز کی حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش کیا ۔ اور یہی وجہ ہے کہ آپ کے غلام دین و مذہب کے ساتھ مخلصانہ اور دلی تعلق رکھتے اور اپنے لئے مفید سمجھ کر اس پر عمل کرتے ہیں ؞

مُقطّعاتِ قرآنی ۔ قسط نمبر (۴)

ثبوت بذمہ مدعی

چونکہ مدعی کے ذمہ ہر دعویٰ کا ثبوت ہوتا ہے اس لئے میں بھی اپنے دعویٰ کے ثبوت میں بعض دلائل بیان کروں گا ۔ لیکن بعض باتیں اہل علم کے کرنے کی ہوتی ہیں اور ان کا ذہن ایسی عظیم الشان بات کو اڑا کر پھر اس کیلئے ثبوت و قرائن خود مہیا کرتا ہے اور نئی نئی شاخیں اور دلائل پیدا کرتا ہے ۔ اس لئے اہل علم اصحاب سے خصوصاً انہیں جن کو قرآن مجید سے شغف ہے میری یہ درخواست ہے کہ میرا یہ خاکہ چونکہ نہایت مختصر ہوگا اس لئے وہ خود بھی اس مسئلہ پر غور کریں اور صرف جیسے بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے فوری انکار نہ کریں ۔ بلکہ سوچیں ۔ اور اگر یہ اصل اور یہ حل مقطعات کا انکو کچھ بھی معقول معلوم ہو ۔ تو اس کیلئے مزید تائیدی دلائل اور علمی قرائن مہیا کریں ۔ میں نے تو صرف اپنی ذاتی اور شخصی تسلی کے لئے بعض قرائن جمع کئے ہیں امید ہے کہ وہ اصحاب جماعت کے زیادہ وسیع دائرہ کیلئے مزید علمی ثبوت اس کی تائید کے جمع کر سکیں گے ۔ فجزاہم اللہ

قرینہ اوّل

یہ ہے کہ اب تک مقطعات کے جو معنے کئے جاتے رہے ہیں وہ مبہم ۔ بلا دلیل اور غیر تسلی بخش ہیں اور اکثر علماء سابقین اسی طرف گئے ہیں کہ یہ مقطعات الٰہی اسرار میں سے بعض اسرار ہیں ۔ یا یہ کہ غالباً یہ خدا کے نام ہیں ۔ مگر تعیین ندارد ۔ پھر یہ کہ مقطعات کو یک لڑی میں پرویا نہیں گیا بلکہ جیسی ضرورت ہوتی معنے کر لئے ۔ اور وہ بھی نہایت مجمل اور مبہم ۔ وجہ اس کی یہی ہے کہ مقطعات کی پشت پر کوئی اصل تسلیم نہیں کی گئی ۔ اب جبکہ ہم نے یہ بتا دیا کہ یہ سب فاتحہ کی آیات ہیں اور جن سورتوں پر آئی ہیں ان سورتوں میں مخصوص طور پر فاتحہ کی اس آیت یا ان آیات کی تفسیر کی گئی ہے تو اب ایک روشن اصل اور مسلسل غیر مبہم با دلیل وجہ اور کنجی ہمارے ہاتھ میں آگئی جس سے ہم اب خسرانہ ان مقطعات کا بیک وقت کھول سکتے ہیں ۔

قرینہ دوم

دوسرا قرینہ میرے دعویٰ کے ثبوت میں یہ ہے کہ تمام حروفِ مقطعات خود فاتحہ میں موجود ہیں ۔ کوئی بھی ایسا نہیں جو نہ ہو ۔ اب میں سورۃ فاتحہ کے حروف لکھتا ہوں اور نیچے دوسری سطر میں حروفِ مقطعات لکھتا ہوں ۔

حروفِ فاتحہ ۔ ا ب ت ح د ر س ص ض ط ع غ ق ک ل م ن ہ و ی ۔ ۲۰ حروف

”مقطعات ۔ ا ۔ ۔ ح ۔ ۔ ر س ص ۔ ط ع ۔ ق ک ل م ن ہ ی ۱۴“

اس فہرست سے یہ معلوم ہو گیا کہ تمام کے تمام حروفِ مقطعات فاتحہ میں موجود ہیں ۔ نیز یہ کہ سات حروف تہجی ایسے ہیں جو سورۃ فاتحہ میں موجود نہیں ہیں ۔ یعنی ث ج خ ز ش ظ ف ۔ اگر خدانخواستہ ان حروف میں سے ایک حرف بھی حروفِ مقطعات میں آجاتا ۔ تو میرا سارا دعوےٰ ہی باطل اور تہس نہس ہو کر رہ جاتا ۔ مگر میرے دعوےٰ کی صحت پر یہ بھی ایک زبردست قرینہ ہے ۔ کہ کوئی حرف بھی حروفِ مقطعات میں سے فاتحہ کے حروف سے باہر نہیں ہے ۔ حالانکہ کئی حروفِ تہجی ایسے ہیں جو فاتحہ میں پائے نہیں جاتے ۔

(۳) قرینہ سوم

تیسرا قرینہ ان مقطعات کے فاتحہ کا ٹکڑا ہونے کا یہ ہے۔ کہ ہر مفسّر کا قاعدہ ہے۔ کہ وہ جب کسی آیت یا شعر یا عبارت کی تفسیر کرتا ہے۔ تو اسکو بطور متن کے سرِ دور لکھ دیتا ہے۔ پھر آگے اس کی تعبیر یا تفسیر مفصّل کر کے لکھتا ہے۔ یہی طریقہ مفسّرین والا اللہ تعالیٰ نے بھی سورتوں میں اختیار کیا ہے۔ یعنی پہلے بظاہر ایک بے معنی لفظ لکھا ہے پھر اس کے بعد ایک سورۃ بطور تفسیر اس لفظ کے بیان کی ہے۔ پس بظاہر حالات ہر سورۃ جس پر مقطعات آئے ہیں۔ اس مقطعہ کی تفسیر ہے جو اس کے سر پر لکھا گیا ہے۔ اور یہی دُنیا کے جملہ مصنفوں کا طریقہ ہے۔ خواہ کسی زبان اور کسی مضمون کے ہوں۔ گویا مقطعات وہ ہیڈنگ یا سُرخیاں ہیں۔ جن کی تفصیل یا تفسیر ان سورتوں میں بیان ہوتی ہے۔ اسی عالم گیر مروجہ اصول پر قرآن بھی چلتا ہے۔ لیکن یہ بات کہ یہ سُرخیاں الحمد کے ہی اجزا ہیں۔ اس طرح ثابت ہے۔ کہ خود قرآن کے فرمودہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے ماتحت سارا قرآن مجید خود سورۃ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ اور دوسری طرف بوجہ مروجہ طریقہ تفسیر بظاہر یہ بے معنی الفاظ اکثر سورتوں کے پہلے اس طرح لکھے ہیں۔ کہ گویا وہ سورتیں انہی الفاظ کی تفسیر ہیں۔ پس ایک طرف قرآن فاتحہ کی تفسیر ہے۔ دوسری طرف نظر آتا ہے۔ کہ قرآنی سورتیں ان مقطعات کی تفسیر ہیں۔ لہٰذا نتیجہ یہ نکلا کہ یہ مقطعات ہی فاتحہ ہیں۔ کیونکہ جب ایک طرف یہ فرمایا گیا۔ کہ قرآن فاتحہ کی تفسیر ہے۔ دوسری طرف ہمیں اپنی آنکھوں سے عقلی اور رواجی طور سے نظر آتا ہے۔ کہ قرآنی سورتیں ان مقطعات ہی کی تفسیر ہے۔ تو لازمًا یہ نتیجہ برآمد ہوا۔ کہ مقطعات کوئی الگ چیز نہیں۔ بلکہ سورۂ فاتحہ ہی ٹکڑے ٹکڑے کر کے تفسیر کی غرض سے قرآنی سورتوں پر ان مقطعات کی صورت میں پھیلا دیا گیا ہے۔

قرآن فاتحہ کی تفسیر ہے

ہماری جماعت کا یہ مشہور عقیدہ ہے کہ قرآن کا متن فاتحہ ہے۔ اور باقی قرآن اس فاتحہ کی تفسیر ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فرمایا ہے۔ کہ فاتحہ اُمّ الکتاب ہے یا اُمّ القرآن ہے۔ اور صحابہ میں اُمّ القرآن کا لفظ فاتحہ کے لئے بکثرت رائج تھا۔ اور یہ بات احادیث کی کتابوں سے ثابت ہے۔ پس جب اس سورۃ کو قرآن کی ماں کہا گیا۔ تو اس کے دوسرے معنے یہ ہوئے کہ قرآن اس کی تفسیر ہے۔ اور یہ قرآن کا متن ہے علاوہ اس کے خود قرآن بھی فاتحہ کو متنِ قرآن کہتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ ولقد آتینٰک سبعًا من المثانی والقرآن العظیم۔ اس آیت کی تفسیر جو خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ ہم نے تجھے سات آیتیں مکرّرات والی عنایت کی ہیں۔ اور قرآن عظیم عطا فرمایا ہے۔ بلکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر یہ فرمائی ہے کہ فاتحہ ہی سبعًا من المثانی ہے اور یہی قرآن عظیم ہے۔ یہ معنی بخاری اور ترمذی دونوں میں بلکہ دیگر احادیث کی کتب میں بھی موجود ہیں۔ جہاں آپ نے فرمایا لاُعلمنّک سورۃ هی اعظم سورۃ فی القرآن ... قال الحمد للّٰہ رب العالمین هی السبع المثانی والقرآن العظیم الذی اوتیتہ (بخاری پارہ ۱۸ صفحہ ۳۹ مترجم مولوی وحید الزمان) اس حدیث کا ترجمہ مولوی وحید الزمان صاحب یوں کرتے ہیں" فرمایا وہ الحمد کی سورت ہے اس میں سات آیتیں ہیں جو دوبارہ پڑھی جاتی ہیں۔ اور یہی سورت وہ بڑا قرآن ہے جو مجھ کو دیا گیا۔ یہ سبع المثانی بھی یہی سورت ہے جس میں سات آیات ہیں۔ اور یہی قرآن عظیم بھی ہے۔ قرآن عظیم کا لفظی ترجمہ ہی متنِ قرآن ہے۔ کیونکہ متن میں وہ سارا ایک ایک سے زیادہ مضمون مخفی ہوتا ہے۔ جو کسی تفسیر میں بیان ہو۔ یہاں عظیم کا لفظ بلحاظ تعداد آیات کے نہیں بلکہ عظمتِ مضمون کے ہے۔ نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ جب فاتحہ قرآن عظیم ہے تو باقی قرآن جو ہے وہ کتاب مفصّل قرآن مبین اور قرآن حکیم ہے۔ جیسا کہ قرآن کا خود دعوےٰ ہے۔ یعنی فاتحہ کی تفصیل اور تفسیر کرنے والا اور متن کو بیان کرنے والا اور قرآن عظیم یعنی الحمد کی مخفی اور مجمل باتوں کو بیان کرنے والا گویا وہ دوسرے الفاظ میں تفسیر فاتحہ ہے۔ پس اس آیت کی رو سے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تفسیر کے مطابق فاتحہ قرآن عظیم ہے یعنی متنِ قرآن جس میں سب مضامین بھرے ہوئے ہیں۔ اور اس کے اندر ساری تعلیم قرآن کی مخفی ہیں۔ اور باقی قرآن اس کی تفصیل اس کا بیان اور اس کی حکمت ظاہر کرتا ہے۔ اس لئے فاتحہ کو قرآن عظیم کہا گیا۔ اور باقی قرآن کو قرآن عظیم نہیں کہا گیا بلکہ اسکو کتاب مفصّل قرآن مبین اور قرآن حکیم کا نام دیا گیا۔ سو سوائے قرآن سے ہی یہ استنباط کر دیا۔ کہ فاتحہ متن ہے۔ اور قرآن اسکی تفسیر پس جب ایک طرف مفسّر خود کہتا ہے۔ کہ قرآن فاتحہ کی تفسیر ہے۔ دوسری طرف بجائے فاتحہ کے کچھ مقطعات سورتوں کے سر پر بطور متن کے لکھے ہوئے ہیں۔ تو یہ ظاہر ہو گیا۔ کہ یہ مقطعات دراصل فاتحہ کے ہی اجزا ہو سکتے ہیں۔ جنکی تفسیر ان سورتوں میں مذکور ہے کوئی علیحدہ اجنبی چیز نہیں۔

(۴) چوتھا قرینہ

چوتھا قرینہ یہ ہے۔ کہ اگر تمام مقطعات کو ایک سطر میں خوشخط اور صاف صاف لکھا جائے۔ تو اگرچہ یہ الفاظ بظاہر بے معنی ہیں۔ اور ہر مقطعہ کا سورۂ فاتحہ کا جزو ہونا غور اور فکر کے بعد واضح ہوتا ہے۔ مگر خدا تعالےٰ نے صرف ظاہری نظر سے بھی کچھ تھوڑی سی پہچان یہاں ایسی رکھ دی ہے۔ کہ معمولی سمجھ کا انسان بھی بعض مقطعہ کو دیکھتے ہی بول پڑیگا۔ کہ یہ تو فاتحہ کی فلاں آیت کا اختصار معلوم ہوتا ہے۔ اس کے سوا اور طرف اس کا ذہن نہیں جائے گا۔ مثلاً المٓ۔ کٓھٰیٰعٓصٓ۔ قٓ۔ صٓ۔ الرٰ وغیرہ کو دیکھ کر ناواقف آدمی کہدے گا۔ کہ مجھے معلوم نہیں ان کا کیا مطلب ہے۔ مگر طٰسٓمٓ کی بابت اس کو اگر پوچھا جائے کہ بھلا یہ کس قرآنی آیت کا اختصار ہو سکتا ہے تو فوراً وہ کہدے گا۔ یہ مقطعہ تو صراط مستقیم سے بہت ملتا جلتا ہے۔ پس جہاں خدا تعالےٰ نے بارہ مقطعات پردہ کے پیچھے اوجھل کر دیئے ہیں کہ انسان کی معمولی نظر ان کی کنہہ کو جلدی نہ معلوم کر سکے۔ وہاں ایک مقطعہ کو بطور نمونہ نہایت واضح طور پر ایسا بنا دیا ہے۔ کہ اس کی بناوٹ دیکھ کر ہی انسان فوراً یہ بول اٹھے۔ کہ ہو نہ ہو۔ یہ تو صراط مستقیم کا مخفف شدہ مقطعہ ہے پس یہاں سے بھی یہ نتیجہ نکلا۔ جب ایک مقطعہ الحمد کی کے ایک حصہ کا اختصار معلوم ہوتا ہے تو دوسرے مقطعات بھی غالباً فاتحہ ہی کے ٹکڑے ہوں گے۔ صرف غور کرنے اور سوچنے کی دیر ہے مشتے نمونہ خروارے

(۵) پانچواں قرینہ

پانچواں قرینہ سب سے درست ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ فاتحہ کو خود اللہ تعالےٰ نے سبعًا من المثانی فرمایا ہے۔ یعنی وہ سات آیتیں جو مثانی ہیں۔ مثانی کے معنی لوگوں نے عجیب عجیب کئے ہیں۔ یعنی سورۂ فاتحہ بار بار پڑھی جاتی ہے۔ اس لئے مثانی ہے۔ میں پوچھتا ہوں۔ کیا قرآن کی اور آیات اور درود اور تسبیح اور دعائیں یہ سب بار بار نہیں پڑھے جاتے ولیس یہ کوئی مابہ الامتیاز نہیں۔ دوسرے معنی یہ کئے ہیں۔ کہ یہ سورۃ مکہ میں ایک دفعہ نازل ہوئی۔ اور دوسری دفعہ مدینہ میں۔ یہ توجیہہ بھی قابل اعتنا نہیں۔ ممکن ہے یہ درست ہو۔ مگر دو دفعہ صرف فاتحہ کی آیات ہی نازل نہیں ہوئیں۔ بلکہ قرآن میں بہت سی آیات ہیں۔ جو دو دو تین تین سات سات۔ دس دس دفعہ نازل ہوئیں۔ اور آیت فبایّ اٰلاء ربکما تکذبان تو اکتیس دفعہ نازل ہوئی ہے سو یہ کوئی خصوصیت فاتحہ ہی کی نہیں۔ بلکہ اور بہت سی آیات کی بھی ہے۔ پس صرف دہرایا جانا یا ایک دفعہ سے زیادہ نازل ہونا کوئی خاص خصوصیت فاتحہ کی نہیں۔ اب ہم لغت کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ جس کی طرف عربی دان خود رجوع کریں۔ مجھے تو یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ مثانی مثنیٰ کی جمع ہے۔ (تسہیل العربیہ) یعنی اس کی سب آیتیں دو دو مرتبہ نازل ہوئی ہیں۔ اور مفردات راغب میں بھی اس کے معنے مکرّر کے لکھے ہیں۔ اور مثانی ان چیزوں کو کہتے ہیں۔ جو مابعد الاوّل ہوں۔ یعنی ایک دفعہ کے بعد مکرّر آئیں۔ اور بخاری کتاب التفسیر میں بھی یہی ذکر ہے۔ کہ فاتحہ دوبارہ نازل ہوئی ہے۔ اور مثانی کا ترجمہ وہاں مولوی وحید الزمان صاحب نے بھی یہی کیا ہے۔ کہ جو دوبارہ پڑھی جاتی ہیں۔" پس خلاصہ کلام یہ ہوا۔ کہ سورۂ فاتحہ سات آیتوں والی وہ سورۃ ہے۔ جو ساری کی ساری مکرّر یعنی دو دفعہ نازل ہوئی ہے۔ دوسری طرف جب ہم قرآن مجید کا رویہ دیکھتے ہیں۔ تو وہ یہ ہے کہ جو آیت بھی اس میں دوسری تیسری یا زیادہ دفعہ نازل ہوئی ہے۔ وہ تحریر میں آگئی ہے۔ اور قرآن میں موجود ہے یہ نہیں کہ ایک آیت جب دوسری دفعہ نازل ہو تو اُسے تحریر میں نہ لایا جائے۔ بلکہ جتنی دفعہ وہ نازل ہوئی ہے۔ اتنی ہی دفعہ وہ تحریر قرآن میں موجود ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ فاتحہ بھی جب مکرّر نازل ہوئی ہے۔ تو قرآن میں کسی دوسری جگہ موجود ہو۔ ورنہ دعوےٰ مثانی ہونے کا غلط ثابت ہوتا ہے۔ اب ہمیں سوائے اس کے چارہ نہ رہا۔ کہ جب ایک فاتحہ موجود ہے۔ تو دوسری فاتحہ کو تلاش کریں۔ مگر تلاش کرنے پر وہ ہمیں کہیں نہیں ملتی اب آئیے میں آپکو بتاؤں کہ وہ کہاں ہے؟

سو دوسری فاتحہ یہی تو ہے جو مقطعات کی صورت میں نازل ہو کر سارے قرآن میں پھیلی پڑی ہے۔ اور باوجود مثانی یعنی مکرر تحریر ہو جانے کے بھی اب تک لوگوں کو نظر نہیں آئی رہیں۔ آپ یا تو اس دلیل کو مانیئے اور اپنی آنکھیں فاتحہ مکرّر سے روشن کیجئے۔ ورنہ آپ ایک عظیم الشان قرآنی صداقت سے انکار کریں گے۔ اور اگر یہ دوسری فاتحہ نہیں ہے۔ تو پھر آپ فرمائیے کہ وہ مکرر فاتحہ کہاں لکھی ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سید میر عنایت علی شاہ صاحب مرحوم کے مختصر حالات

میرے دادا حضرت میر عنایت علی شاہ صاحب سابقون الاولون میں سے تھے بیعت میں آپ کا نمبر ۹ ہے۔ اکثر اس بات کا رشک کیا کرتے تھے۔ کہ جب بیعت شروع ہوئی۔ تو ان کا تیسرا نمبر تھا۔ مگر حضرت قاضی خواجہ علی صاحب مرحوم کو بلانے کیلئے انہی کو جانا پڑا۔ جس کے دوران میں پانچ احباب نے بیعت کر لی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاص دوستوں میں سے تھے۔ آپ کی پیدائش ۱۸۵۸ء کی ہے۔ مرحوم کی شادی اوائل عمری میں سید میر عباس علی شاہ صاحب کے ہاں ہوئی۔ میر صاحب بڑے نیک انسان تھے۔ اکثر وقت دینی مشاغل میں صرف ہوتا۔ مرحوم نے بھی قرآن و حدیث اور دوسری دینی کتب وہیں دیکھنی شروع کیں اور انہی کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ مگر جب میر عباس علی صاحب کو ٹھوکر لگی تو مرحوم کے پائے ثبات میں کوئی لغزش نہ آئی۔ اور اپنے بزرگ چچا و خسر کی پرواہ نہ کرتے ہوئے سچائی و حق کا ساتھ دیا جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ احمدیت میں کس قدر ثابت قدم تھے۔ آپ نے دو تین جگہ سرکاری ملازمت بھی کی۔ خان نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیرکوٹلہ کے محاسب اور مصاحب کی حیثیت سے بھی کام کرتے رہے۔ اور ہر جگہ نیک نام رہے۔ بڑے عبادت گذار تھے۔ جب سے ہوش سنبھالا نماز روزہ تو درکنار تہجد بہت کم قضا کی۔ ایمانداری۔ وفاداری اور صبر کی خوبیاں خاص طور پر نمایاں تھیں۔ جن کی وجہ سے مرحوم مخالفین کی نظروں میں بھی عزیز تھے۔ دینی امور میں نہایت صفائی۔ صدق اور جوش سے کام کرتے تھے۔ لدھیانہ کی ایک خانقاہ کے ساتھ کافی زمین ہے آپ بھی سجادہ نشینوں میں سے تھے۔ مگر آپ کبھی وہاں جا کر کھڑے بھی نہ ہوئے۔ یہاں تک کہ جو لوگ وہاں جاروب کش تھے۔ وہ مالک بن بیٹھے۔ پھر بھی کبھی خیال نہ کیا۔ مریدوں سے فرمایا کرتے۔ کہ ہم تو اصلی سرکار کے خود مرید ہیں۔ اور ان کو احمدیت کی تبلیغ کرتے۔ رشتہ داروں نے ۱۹۲۶ء میں دعویٰ دخلیابی ان کی طرف سے کر دیا۔ عدالت میں مرحوم کا حق ملکیت تسلیم ہوا۔ لیکن مخالف نے ایک سوال یہ اٹھا دیا۔ کہ یہ تو مرزائی ہیں۔ اور خانقاہوں کو مانتے نہیں۔ انہوں نے سوائے بے حرمتی وہاں کیا کرنا ہے۔ جس پر جج نے آپ سے سوال کیا کہ کیا آپ مرزائی ہیں۔ اسوقت جو لوگ عدالت میں موجود تھے بتاتے ہیں۔ کہ جوش کی وجہ سے مرحوم کی آواز بلند ہو گئی۔ کھڑے ہو کر فرمایا۔ کہ ”ہاں میں احمدی ہوں“ چنانچہ فیصلہ آپ کے خلاف ہو گیا۔ آپ کو دینی کتب کا بیحد شوق تھا۔ بہت سی پرانی کتب و رسالہ جات آپ نے جمع کئے تھے۔ جوانی میں ان کا مطالعہ آپ برابر جاری رکھتے۔ چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ تبلیغ کا شوق اتنا کہ لوگوں میں مشہور تھا کہ میر صاحب تو چھوڑتے نہیں۔ غیرت اور محبت اتنی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ خلفاء اور احمدیت کی شان میں کوئی گستاخی برداشت نہ کر سکتے۔ آخیر عمر میں جب نظر کمزور ہو گئی۔ تو عینک کے استعمال کے باوجود پڑھ لکھ نہ سکتے۔ اس لئے بیٹھے بیٹھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظمیں پڑھتے اور تلاوت قرآن مجید کرتے رہتے۔ بڑے مستجاب الدعوات تھے۔ دور دور سے لوگ دعائیں کرانے آتے۔ حتیٰ کہ غیر احمدی دعائیں کرواتے۔ صاحب کشف تھے۔ کثرت سے ایسی خوابیں دیکھتے۔ جو اپنے وقت پر پوری ہوتیں۔ صحت شروع سے ہی بہت اچھی تھی۔ اور آخر وقت تک ہوش و حواس صحیح سالم رہے۔ ہمیشہ اپنے ہاتھ سے کام کرتے۔ بازار سے سودا سلف خود لاتے۔ ایک ماہ پیشتر والد صاحب یعنی اپنے بڑے لڑکے سید محمد عبد الرحیم صاحب کے ہمراہ قادیان تشریف لے گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کر کے ہشاش بشاش واپس آئے معمولی بخار ہوا۔ جو تیسرے دن اتر گیا۔ مگر کمزوری غالب آ گئی۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ ایم۔ اور برادرم نے علاج میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ مگر کوئی دوا کارگر نہ ہو سکی۔ اگر کوئی مزاج پرسی کرتا تو فرماتے ”ویسے تو میں اچھا ہوں لیکن حملہ سخت ہے“ حتیٰ کہ آخری بلاوا آن پہنچا۔ مگر اس وقت بھی نہایت اطمینان سے لیٹے تھے۔ کوئی گھبراہٹ یا اضطراب نہ تھا۔ دادی جان نے پوچھا کہ ”میر صاحب کوئی بات کرو۔“ فرمانے لگے کہ ”اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لینا“۔ پھر فرمایا کہ ”چلو چلیں۔ وہاں اُس سامنے کے محل میں جانا ہے۔ سامنے محل میں جانا ہے۔“ ریڈیو لگ گیا۔ اسی اثناء میں ہاتھ کا اشارہ قادیان کی سمت تھا۔ آہستہ آہستہ سانس میں کمی آنے لگی۔ یہاں تک کہ ۲۰ رمضان المبارک بروز جمعہ ۳ بجکر ۴۵ منٹ پر آخری سانس لیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ دوسرے دن زیر اہتمام والد صاحب قادیان پہنچایا گیا۔ جس وقت گھر سے جنازہ اٹھا بیشمار خلقت موجود تھی سٹیشن قادیان پر نواب محمد عبد اللہ خان صاحب آف مالیرکوٹلہ۔ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے انتظام خاص اہتمام سے کیا۔ نماز جنازہ ایک جم غفیر نے باغ میں حضرت مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے کے ساتھ پڑھی۔ صاحبزادگان خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اکثر بزرگوں نے کندھا دیا۔ خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ڈلہوزی سے بذریعہ ٹیلیفون افسوس کا اظہار فرمایا۔ مرحوم قطعہ خاص بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

میرے ایک چچا لفٹیننٹ ڈاکٹر سید عبد الحمید صاحب پونا میں تھے۔ دوسرے سید عبد المجید صاحب دہلی۔ اس۔ لئے آخر وقت خدمت میں حصہ نہ لے سکے اور میرے والد سید صوفی محمد عبد الرحیم صاحب کے حصہ میں سعادت تجہیز و تکفین آئی۔ مرحوم نے ۸۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔

خاکسار سیدہ طاہرہ بانو بنت سید صوفی محمد عبد الرحیم صاحب خاتون منزل محلہ صوفیاں۔ لدھیانہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد

جیسا کہ احباب کو علم ہو چکا ہے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی بیگم صاحبہ ڈلہوزی جا کر سخت بیمار ہو گئی ہیں۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد ہے۔ کہ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ کے لئے خاص توجہ سے دعا کریں

سابقون اولون کا درجہ اول

ایک دوست جن کا سال نہم کا وعدہ ۵۵/- روپیہ ہے۔ جو آجکل بے کار ہیں۔ حضرت کے حضور پندرہ روپیہ ارسال کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ باقی ۴۰/- روپیہ انشاء اللہ تعالےٰ دو ماہ کے اندر اندر ضرور ادا کر دونگا۔ کام شروع ہونے پر انشاء اللہ تعالیٰ ہم قرض لے کر ادا کر دونگا۔ یہ الفاظ ان دوستوں کے لئے قابل غور ہیں۔ جو باوجود آمد ہونے کے اب تک ادا نہیں کر سکے۔ ہر مجاہد کوشش کرے کہ ۲۹ رمضان المبارک سے قبل ادا کر دے۔ مولوی محمد احسان الحق صاحب بھاگلپوری پنشنر اپنا اور اپنے گھر والوں کا نوسالہ حساب یوں ادا کر چکے ہیں۔

خود - ۳۰/- ۴۰/- ۶۰/- ۳۵/- ۴۰/- ۴۱/- ۴۱/۲/- ۴۱/۴ - ۴۱/۸/- الہیہ ۵/- ۷/۴/- ۱۰/- ۵/۸ - ۸/- - ۸/۱۰ - ۸/۲ - ۸/۴۰

چونکہ آپ اور آپ کے گھر والے سابقون اولون کے درجہ خاص میں نہ تھے۔ جو ہر سال پہلے سال سے اضافہ کرنے والوں کو حاصل ہے۔ آپ کو جب نوسالہ حساب پہنچا۔ تو آپ نے لکھا کہ خاکسار اہلیہ کا شمار سابقون اولون میں تو ہو سکتا ہے لیکن سابقون کی فہرست اول میں نہیں۔ اس کمی کو پورا کرتے ہوئے ہمارا حساب بہ تفصیل ذیل کر لیں۔ خود - ۳۰/- ۴۰/- ۶۰/- ۶۰/۲ و ۶۰/۴ و ۶۰/۶ و ۶۰/۸ و ۶۰/۱۰ و ۶۱ روپے اہلیہ ۵/- ۷/۸ و ۱۰/- و ۱۰/۱ و ۱۰/۲ و ۱۰/۳ و ۱۰/۴ و ۱۰/۵ و ۱۰/۶۔ اس طرح کرنے سے میرے حساب میں ۳۴۳/- اور گھر والوں کے ۱۶/۶ روپے کل ۱۳۹/۶ ہوئے جو ادا سال ہیں۔ میرے لئے میری اہلیہ۔ میری لڑکی جمیلہ خاتون کے واسطے جو آجکل بیمار ہے۔ خاص طور پر حضرت کے حضور دعا کی درخواست کریں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء اللہ تعالیٰ قبول فرما کر نعم البدل دے۔ آمین تحریک جدید کے ہر مجاہد کو جسے اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ اپنا نوسالہ حساب اس طرح ادا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔ تاوہ بھی سابقون اولون کے اس گروہ میں آ جائیں۔ جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہیں۔

شیخ میراں بخش صاحب لالہ موسیٰ نے جو سال نہم دس روپے ادا کر چکے ہیں۔ جنہوں نے ”سال چہارم میں سال اول کے برابر دیکر اضافہ کیا گیا تھا۔ وہ اب سال سوم پر اضافہ نہ کرتے ہوئے اضافہ کے ۴۲/۱۲ روپیہ اور سال دہم کیلئے بھی بیس روپیہ ارسال کرتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں کہ جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

(۱)—— ہم قادیان سے بولتے ہیں ——(۱)

THIS IS QADIAN SPEAKING

بوئے سوزِ عاشقاں آید ہمے
دود آہِ قادیاں آید ہمے

خاکِ پائے شہریارِ دلبراں
در دو چشم سرمہ ساں آید ہمے

قادیاں جسم ست و محمودش رواں[۱]
باز کے در تن رواں آید ہمے؟

شد تہی از مے خمِ بادہ کشاں
تا بہ کے پیرِ مغاں آید ہمے؟

یار در کہسار و یاراں در وطن
عیدِ رمضاں رائگاں آید ہمے

عیدِ یاراں کے شود در قادیاں
تا نہ ماہِ قادیاں آید ہمے

تابکے امیدِ آں روزِ وصال؟
جاں بہ تن یا تن بجاں آید ہمے

ز آتشِ فرقت جگر ہا سوختند
کز سخن بوئے دخاں آید ہمے

کے شود یارب۔ کہ بینم روئے دوست؟
کے بود کاں دلستاں آید ہمے

بہر صحت یار شد در مرغزار
تا بجسم و جاں۔ تواں[۲] آید ہمے

اے صبا۔ از بلبلاں[۳] مژدہ بیار
کاں گلے در گلستاں آید ہمے

دردِ ما شعرم بخواں پیشِ شہم
کیں فغاں از قادیاں آید ہمے

[۱] روح [۲] طاقت [۳] حضور کے رفقائے سفر [۴] مولوی عبدالرحیم صاحب درد

(۲)—— ہم ڈلہوزی سے بول رہے ہیں ——(۲)

THIS IS DALHOUSIE SPEAKING

مژدہ باد۔ اے ساکنِ ارضِ حرم
بر زمینت آسماں آید ہمے

غم مخور۔ اے تشنۂ آبِ حیات
خضرِ راہِ سالکاں آید ہمے

خاک بر سر کن غمِ ایام را
کز سفر آں جانِ جاں آید ہمے

جام در دست و صراحی در بغل
ساقیِ بادہ کشاں آید ہمے

ما ایازستیم و ایں محمودِ ما
جاں نثارِ خادماں آید[۱] ہمے

سرورِ خوباں و جانِ قادیاں
باز سوئے قادیاں آید ہمے

سیرِ ڈلہوزی چہ می ماند بدو
در نظر دارالاماں آید ہمے

قافلہ سالارِ ما۔ فضلِ عمر
یعنی میرِ کارواں آید ہمے

برق وش بر توسنِ نیلوفری[۲]
جانبِ مرکز دواں آید ہمے

گلہ بیتاب ست در شوقِ حدی[۳]
گلہ را ساربان آید ہمے

بہرِ عید و جمعہ و درس و دعا
غمگسارِ دوستاں آید ہمے

عاشقِ بے صبر۔ ! چندے صبر کن
تا بہ وے تاب و تواں آید ہمے

شورِ آمیں بر دعائے صحتش
از برِ کرّوبیاں آید ہمے

[۱] یعنی ہے [۲] حضور کی موٹر کار نیلے رنگ کی ہے [۳] وہ گیت جسکو سن کر اونٹ تیز چلنے لگتے ہیں

مختلف مقامات میں تبلیغِ احمدیت

صوبہ سندھ۔ مولوی غلام احمد صاحب فرخ ماہ اگست کے دوسرے نصف کی تبلیغی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ اس عرصہ میں پانچ لیکچر دیئے۔ اور کنری۔ ناصر آباد۔ میرپور خاص۔ حیدر آباد۔ ادھڑی سکھر۔ احمد نگر۔ نصرت آباد۔ محمد آباد کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۵۶ اشخاص کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ ۷ درس دیئے۔ جماعتوں میں تربیتی کام بھی کیا گیا۔

صوبہ سرحد۔ مولوی محمد حسین صاحب مبلغ نے اگست کے آخری نصف میں صوبہ ہذا میں نوشہرہ۔ مردان۔ ہوتی۔ مالاکنڈ۔ چارسدہ۔ ڈھب سرخ خٹکی۔ پشاور۔ احمد نگر۔ کوہاٹ۔ راولپنڈی کا دورہ کیا۔ ۱۲ لیکچر مختلف مواضع پر دیئے۔ ۶ درس دیئے۔ اور ۲۱۱ اشخاص کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ کئی احباب احمدیت کے قریب ہیں۔

کشمیر۔ مولوی عبدالواحد صاحب لکھتے ہیں کہ ماہ اگست میں کشمیر کے بہت سے حصہ کا تبلیغی دورہ کیا۔ اس دورے میں قاضی محمد نذیر صاحب اور مہاشہ محمد عمر صاحب بھی ہمراہ تھے۔ پراونشل کانفرنس سے فارغ ہونے کے بعد تبلیغی وفد کوریل پہنچا جہاں پر جلسہ کا انتظام تھا۔ قاضی محمد نذیر صاحب نے ترکِ رسوم پر دلچسپ تقریر کی۔ کوریل سے یہ وفد رشی نگر گیا۔ ۲۶ اگست کو یہاں تربیتی جلسہ کیا گیا۔ جو بہت مؤثر رہا۔ اگلے روز گوماندوجن میں جلسہ کیا گیا۔ جس میں قاضی صاحب موصوف مہاشہ محمد عمر صاحب اور خاکسار کے علاوہ عبدالجبار صاحب مولوی عبدالغفار صاحب اور عبدالعزیز صاحب ڈار نے بھی تقاریر کیں۔ اس جلسہ میں غیر احمدی احباب نے بھی شرکت کی۔ یہاں سے وفد نے کوکگام پہنچکر ہندوؤں اور غیر احمدیوں میں انفرادی تبلیغ کی۔ موضع بیگام میں خاکسار نے صداقت مسیح موعود پر تقریر کی۔ دوسرے دن موضع چھم پہنچکر جلسہ کیا گیا۔ جس میں قاضی صاحب نے کشمیریوں کو بنی اسرائیل ہونے کا ثبوت دیا۔ اور خاکسار نے کشمیری زبان میں تقریر کی۔ یہاں سے چک پرچھ پہنچے اور ایک بڑے اجتماع میں قاضی صاحب نے نظامِ خلافت پر مؤثر تقریر کی۔ موضع لخطہ پورہ اور موضع ژنہ مٹی میں جلسے کرنے کے بعد ۳۰ ستمبر کو سرینگر پہنچا۔ راستہ میں بھی انفرادی تبلیغ کی گئی۔ ایک نوجوان نے بیعت کی۔ الحمدللہ

کلکتہ۔ مولوی ظل الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ماہ اگست میں کلکتہ میں رہ کر تبلیغ کی۔ ۴ خطبات جمعہ پڑھے۔ ۵ ہفتہ وار لیکچر دیئے۔ ۲۷ دفعہ درس قرآن اور ۱۳ دفعہ درس حدیث دیا گیا۔ ۱۲۲ اشخاص کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ اس عرصہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے دو احباب نے احمدیت قبول کی۔ الحمدللہ

بہار۔ مولوی محمد سلیم صاحب اگست کے دوسرے نصف کی تبلیغی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ اس عرصہ میں بھاگلپور ٹاؤن میں قیام کیا۔ ۴۰ اشخاص کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ دو پبلک لیکچر دیئے۔ اور روزانہ درس قرآن و حدیث دیا گیا۔

علاقہ ملکانہ۔ مولوی منظور احمد صاحب لکھتے ہیں۔ کہ بعض سرکاری افسروں کو مل کر تبلیغ کی۔ مبلغ۔ چھوڑا۔ دہروں۔ جنتھرا اور گڑھی کا تبلیغی دورہ کیا۔ روزانہ درس دیا جاتا رہا۔ پچھلے چار ماہ میں ۱۵ اشخاص نے احمدیت قبول کی۔

راولپنڈی۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی لکھتے ہیں۔ کہ انہوں نے اگست کے آخری نصف میں مولوی چراغ الدین صاحب کے ساتھ ضلع راولپنڈی میں تبلیغ کی۔ راولپنڈی۔ خرم گجر اور مری کا تبلیغی دورہ کیا گیا۔ کل گیارہ لیکچر دیئے۔ اور ۵۴ اشخاص کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ چھ درس دیئے گئے۔

امرتسر۔ غلام حیدر صاحب نائب سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا تبلیغی وفد موضع گمبو تحصیل ترنتارن گیا۔ اور تبلیغی جلسہ کیا۔ جلاس زیر صدارت سید بہاول شاہ صاحب ہوئے۔ جن میں مولوی عبدالغفور صاحب۔ بابو محمد نذیر صاحب کلرک ملک محمد مستقیم صاحب اور صاحب صدر نے تقاریر کیں۔ جو بہت مؤثر رہیں۔ جلسہ کے اختتام پر ۴ اشخاص نے بیعت کی۔ الحمدللہ ایک اور جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ ۱۳ اگست کو جنم اشٹمی کے سلسلہ میں جماعت امرتسر نے ۵ بجے شام زیر صدارت سید بہاول شاہ صاحب ایک جلسہ کیا۔ جس میں مولانا ابوالعطاء صاحب گیانی اکبر علی صاحب مولوی عبدالغفور صاحب اور میاں عطاء اللہ صاحب پلیڈر نے بہت مؤثر تقاریر کیں۔ اس جلسہ [illegible] میں غیر احمدی اور ہندو صاحبان کافی تعداد میں [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

38

رمضان کا آخری عشرہ

رمضان کا مبارک مہینہ آیا۔ یوں سمجھو کہ تمہارے پیارے نے خاص ملاقات کا وقت دیا۔ اس کے پیغامبر (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے آکر یہ پیغام سنایا۔ کہ میں تمہارے بہت قریب ہوں۔ میں تمہارے ساتھ ہمکلام ہونے کو تیار ہوں۔ تم میرے قریب آؤ۔ میرے سامنے اپنے مطالبات رکھو۔ میں ان کو پورا کروں گا۔ اس نے تمہاری غلطیوں کو اپنی ستاری کے پردہ میں چھپا لیا۔ اب وہ تمہیں بلاتا ہے۔ اس کی طرف رجوع کرو۔ اپنی انتہائی کوششیں خرچ کر ڈالو۔ راتوں کو جاگو۔ اپنا اندوختہ اس کی رضا کی خاطر خرچ کر ڈالو۔ بنی نوع کی مدد کرو۔ رات کے اندھیروں میں اس کو تلاش کرو۔ وہ صبح کی سفیدی کی طرح تمہارے دل پر نازل ہوگا۔ تم گھبرا کر اس کی طرف لپکو۔ وہ تم کو پیارسے اپنی آغوش رحمت میں لے لے گا۔ خاص ملاقات کا ایک مہینہ مقرر ہے۔ اپنی معروضات اسی کی خدمت میں پیش کرلو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ یہ مخصوص وقت گزر جائے۔ اور تم ہاتھ ملتے رہ جاؤ۔ بیشک وہ رمضان کے خاص ایام کے بعد بھی تمہاری آہ وپکار کو سننے والا ہے۔ کیونکہ وہ سمیع الدعا ہے۔ مگر اس نے خود ہی کہا۔ کہ یہ خاص وقت اس کی طرف رجوع کا ہے۔

اب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہے۔ وقت بہت تیزی سے گزر رہا ہے۔ صرف چند آخری دن رہ گئے۔ یوں سمجھو۔ کہ تم گاڑی پر سوار ہو۔ گاڑی چلنے میں صرف دس منٹ کا وقت ہے ہر منٹ جو گزر رہا ہے۔ وہ تمہارے محبوب کی [illegible]ی کو قریب کر رہا ہے۔ پس اس سے جدا ہونے سے پہلے اپنی درخواست پیش کرلو۔ ایسے تنگ وقت میں تو زیادہ بڑھ کر محنت کرنی چاہیئے۔ اس محنت کا نمونہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دکھایا۔ اور یہ بخاری کے ان الفاظ میں درج ہے۔ کہ اذا دخل العشر الاواخر ایقظ اھلہ و شد مئزرہ۔ جب رمضان شریف کا آخری عشرہ آتا۔ آپ اپنے اہل وعیال کو جگاتے۔ دعاؤں پر کمربستہ ہوجاتے۔ آپ نے فرمایا من احی اللیل غفر لہ ما تقدم من ذنبہ یعنی جو رمضان کی راتوں کو جاگتا ہے۔ اور دعائیں کرتا ہے۔ اس کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

رمضان کا آخری عشرہ ایسا مبارک ہے کہ جہاں تک اس کی خوبیاں بیان کی جائیں کم ہیں۔ یہی وقت ہے جس میں اعتکاف کے لئے شارع علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ اور خود اعتکاف بیٹھ کر بتادیا۔ جس کو ان ایام میں اعتکاف میسر ہو اعتکاف بیٹھے۔ اور خوب دعائیں کرے۔ اور اپنا سوال اس درگاہ عالی میں پیش کردے۔ وہ ہرگز ایسا نہیں۔ کہ تم کو خالی واپس کرے۔ وہ تمہاری جھولیوں کو ضرور بھر دے گا۔ اور تم کو مالا مال کردے گا۔

قرآن کریم میں خداتعالےٰ نے فرمایا لیلۃ القدر خیر من الف شھر یعنی لیلۃ القدر بلحاظ خوبیوں اور اجابت دعا کے بہت بہتر ہے۔ اور بقول شارع علیہ السلام آخری عشرہ میں لیلۃ القدر کی تلاش کرنی چاہیئے۔ خاص طور پر طاق راتوں میں خود محنت اور جستی سے اس کو پانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ بخاری میں آتا ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک روز بتایا گیا۔ کہ لیلۃ القدر فلاں تاریخ کو ہے۔ چنانچہ آپ باہر تشریف لائے۔ کہ لوگوں کو اس کی اطلاع دیں۔ مگر رستے میں دو آدمی لڑ رہے تھے۔ آپ ان کے قضیہ میں لگ گئے۔ اور لیلۃ القدر کا علم آپ کے دماغ سے اٹھا لیا گیا۔ اور آپ نے فرمایا۔ کہ آخری عشرہ میں خاص کر طاق راتوں میں تلاش کرو۔

پس ہمیں چاہیئے کہ بالخصوص ان ایام میں اپنے دنیوی لڑائی جھگڑے چھوڑ دیں۔ اور بقول حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا سے دل برداشتہ ہوجائیں۔ اور کلی اس مالک حقیقی کی تلاش کی خاطر لیلۃ القدر پانے کی سعی کریں۔ اگر ایسا کریں گے۔ تو ہمیں لیلۃ القدر میسر آجائیگی یاد رکھنا چاہیئے کہ لیلۃ القدر کا آپ کو بھلا دیا جانا خداتعالےٰ کی خاص مصلحت کے ماتحت ہے۔ کیونکہ اس نے فرمایا سنقرئک فلا تنسی الا ما شاء اللہ۔ یعنی ہم تم کو پڑھائیں گے تو تو اس کو نہیں بھولے گا سوائے اس کے جو خدا چاہیئے۔ پس اس کا بھلا دیا جانا خدا کی خاص مشیت کے ماتحت ہے۔ پھر دوسری جگہ خداتعالےٰ نے فرمایا ما ننسخ من آیۃ او ننسھا نأت بخیر منھا او مثلھا۔ یعنی جو آیت ہم منسوخ کریں۔ یا اس کو بھلا دیں۔ تو اس سے بہتر لاتے ہیں۔ یا اس جیسی اور لے آتے ہیں۔ پس لیلۃ القدر کی تلاش میں اول تو مومنین رمضان کے سارے مہینہ میں دعائیں کریں گے۔ لیکن پھر بھی خاص طور پر ایک مکمل عشرہ تمام خاص دعائیں کرنے کا موقعہ مل جائے گا۔ پس یہ زیادہ مبارک ہے۔ کہ اس دن برابر عبادت خاصہ کیطرف رجوع ہو۔ اور اسی کے سبب سے کچھ دن ہم جیسے ضعیف انسان بھی محنت کرلیں۔ یہ انسان کی خوش قسمتی ہے۔ کہ ایک عشرہ اور خاص کر طاق راتیں میسر آئیں۔ جس میں ان کی دعائیں قبول کی جائیں گی۔

ماسوا اس کے آخری عشرہ کے اختتام پر عید الفطر آتی ہے۔ جس میں خدا کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر ادا کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اور ایک سچے مومن اور روزہ دار کا فرض ہے۔ کہ نماز عید سے پہلے ایک مسکین کا کھانا صدقۃ الفطر ادا کرے۔ یہ صدقہ چونکہ عید سے پہلے ہی ادا کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے لازمی طور پر آخری عشرہ میں ہی ادا ہوگا۔ تو یہ بھی ایک نیکی ہے اسے بھی غنیمت جاننا چاہیئے۔

واضح ہو کہ صرف صدقۃ الفطر ہی صدقہ نہیں جو رمضان میں ادا کرنا چاہیئے۔ بلکہ یہ تو ایک فرضی سبق ہے۔ جس سے دوسرے نفلی صدقات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ اے متمول اور صاحب ثروت لوگو اپنی دولت پر نازاں نہ ہو۔ دولت ایک آنی جانی چیز ہے۔ کیا معلوم کل تم خالی ہاتھ ہو جاؤ۔ اور وہ غریب جس کے فقر وفاقہ کی طرف تم توجہ نہیں کرتے۔ وہ امیر بن جائے۔ اس موقعہ کو غنیمت سمجھو۔ کہ خدا نے تم کو دولت دی پس تمہارے تمول کا یہ تقاضا ہے۔ کہ تم اپنے غریب بھائیوں کی مدد کرو۔ اور اسلامی مساوات کا حق ادا کرو۔

الغرض رمضان کا آخری عشرہ ہر لحاظ سے بہت بابرکت ہے۔ اس میں اعتکاف کا موقعہ ملتا ہے۔ لیلۃ القدر کا یہی وقت ہے۔ صدقۃ الفطر ادا کرنے کا یہی زمانہ ہے۔ اس لئے ہم سب کو چاہیئے۔ کہ ان ایام سے پورا فائدہ اٹھائیں اور اپنا قدم کچھ آگے ہی رکھنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ مومن کا قدم آگے ہی پڑتا ہے۔ پیچھے نہیں پڑتا۔ خداتعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار۔ محمد حفیظ بقاپوری مولوی فاضل

قادیان

کلکتہ میں قحط زدہ لوگوں کی امداد کا کام

صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے نام اپنے ۱۲ ستمبر کے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ اخبار الفضل میں آپ کی جو اپیل چھپی۔ اس کے پڑھنے کے بعد مجھے بہت شرمندگی ہوئی کہ مجھے اس کام میں جس قدر حصہ لینا چاہیئے تھا۔ اس قدر کیوں نہ لیا۔ گو میں نے دوستوں کو اس تحریک سے پہلے بھی اس بارے میں کئی بار توجہ دلائی تھی۔ اور انفرادی اور مجموعی طور پر کام ہو بھی رہا ہے۔ اس وقت تک خالی کھانا کھلانے کا انتظام تھا۔ مگر اب آپ کی تحریک کے بعد اس بات کا بھی انتظام کیا جارہا ہے۔ کہ بچوں کو صبح کے وقت دودھ دیا جائے۔ اس بات کا انتظام انشاء اللہ کل سے شروع ہوگا۔ اس کے علاوہ ایک اور تجویز بھی ہے۔ کہ کسی قدر لوگوں میں کپڑے بھی تقسیم کئے جائیں۔ امید ہے کہ کنٹرول ریٹ پر کچھ کپڑا ابھی مل جائے گا۔ اس تحریک کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ بہت سے لوگ ننگے پھر رہے ہیں۔ اور ان میں عورتیں اور لڑکیاں بھی شامل ہیں۔ اس سلسلہ میں پہلے تو چندہ لوکل جماعت سے ہی کیا تھا۔ اب چونکہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے ۱۵۰ روپے بھجوائے ہیں۔ اور اس کے علاوہ ایک صد روپیہ ایک اور صاحب نے بھجوایا۔ اس لئے خیال ہے کہ اس کام کو زیادہ بڑھا دیا جائے۔ کیونکہ زیادہ ضرورت چھ ہفتہ یا دو ماہ تک ہے۔ پھر نئی فصل تیار ہونے کی وجہ سے حالت سدھر جائے گی۔

یہاں کے غریبوں کی حالت واقعی ناگفتہ بہ ہے۔ آپ دعا بھی کریں۔ کہ خدا ان غریبوں کو عذاب سے بچائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ ——— اور ——— تنظیم کی اہمیت

مرکزی کارکنان نے باہر کی بعض مجالس کے معائنہ سے محسوس کیا ہے کہ ابھی تک بیرونی مجالس نے بالعموم خدام کی صحیح اور مکمل تنظیم کی اہمیت کا احساس نہیں کیا۔ احزاب اور سائقین کا جو نظام خدام الاحمدیہ کے لئے مقرر ہے۔ اس کے بغیر مجلس صحیح طور پر اپنے کام کو نہیں چلا سکتی۔ بہت سے مقامات پر مجالس تو قائم ہیں۔ مگر خدام کے نہ تو حزب بنائے گئے ہیں نہ سائقین جس کی طرف سے غفلت خدام الاحمدیہ کی رفتار ترقی پر اثر انداز ہوتی ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:—

"کوئی خدمت صحیح طور پر نہیں ہو سکتی اور کوئی خدمت کامیاب طور پر نہیں ہو سکتی جب تک لوگ تنظیم کے ماتحت کام کرنے کے عادی نہ ہوں" پھر فرمایا:—

"تنظیم کی غرض یہ ہوتی ہے کہ جتنی طاقت استعمال کرنے کی ضرورت ہو۔ اتنی طاقت استعمال کی جائے۔" نیز فرمایا:—

"خدام الاحمدیہ کی تنظیم کے ماتحت ایک گروپ لیڈر (سائق) فوراً اپنے گروپ (حزب) کے دس آدمیوں کو بلا سکے گا۔ اور اُسے یقین ہو گا۔ کہ وہ میری آواز پر اپنے تمام کام چھوڑ کر چلے آئیں گے۔ اور جس جگہ جانے کے لئے اُن کو کہا جائے گا۔ وہاں پہنچ جائیں گے" (مشعل راہ ص ۱۱۶-۱۱۷)

پس تمام مجالس کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ جلد از جلد اپنی تنظیم کو مکمل کریں۔ خدام کو دس دس کے حزب میں تقسیم کریں۔ اور ہر حزب میں ایک موزوں خادم کو سائق مقرر کریں۔ اور خدام سے جو کام لینے ہوں سائق کی وساطت سے لیں۔ تا کہ اُن میں اپنے گروپ لیڈر کی اطاعت کا جذبہ استوار ہو۔

خلیل احمد معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

انسپکٹران بیت المال و مبلغین سلسلہ توجہ فرمائیں

ناظر صاحب بیت المال کے ذریعہ انسپکٹران بیت المال کو اور ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے ذریعہ مبلغین سلسلہ کو چٹھیاں بھجوائی جا چکی ہیں۔ کہ وہ جہاں بھی جائیں۔ یہ معلوم کر لیں۔ کہ وہاں پر مجلس انصار قائم ہے یا نہیں۔ اگر قائم نہ ہو۔ تو وہاں مجلس انصار اللہ قائم کرنے کی کوشش کی جائے۔ مجھے افسوس ہے کہ اس طرف بہت کم انسپکٹران بیت المال اور مبلغین نے توجہ فرمائی ہے۔ حالانکہ یہ کام اس قدر اہم اور ضروری ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو گذشتہ جلسہ سالانہ پر خاص طور پر تاکید فرمانی پڑی۔ کہ انصار اللہ کی تنظیم جلد سے جلد ہو جانی چاہیئے بلکہ ۲۶ جولائی ۴۳ء کے خطبہ جمعہ میں تو یہاں تک تاکید فرمائی تھی۔ کہ جماعت کا کوئی عہدہ دار عہدہ دار نہیں رہ سکتا۔ جب تک کہ وہ خدام الاحمدیہ یا مجلس انصار اللہ کا ممبر نہ ہو۔

انسپکٹران و مبلغین کو اس بات کا علم ہوتے ہوئے جو مرکز کے نمائندہ ہیں کہ ابھی بہت سی جماعتوں میں مجالس انصار اللہ قائم نہیں اور بغیر قیام ان مجالس کے ان میں سے جماعت کے عہدہ دار مقرر ہیں۔ ابھی انہوں نے مجلس انصار اللہ قائم نہیں کی۔ جو صریح حضرت امیر المومنین کے منشاء کے خلاف ہے۔

اس لئے انسپکٹران بیت المال اور مبلغین کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ جہاں بھی جائیں اگر وہاں پر مجلس انصار اللہ قائم نہیں ہوئی۔ تو فوراً مجلس انصار اللہ کے قیام کی تحریک فرمائیں ممنون ہوں گا۔

شیر علی صدر مرکزیہ مجلس انصار اللہ

علم ——— و ——— عمل

خدام الاحمدیہ ایک کام کرنے والی مجلس ہے۔ اس کا مقصد بہت بلند اور عزم بہت ارفع ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ فرماتے ہیں "خدام الاحمدیہ کا کام کوئی معمولی کام نہیں۔ (خدام الاحمدیہ نے) احمدیت کے جھنڈے کو فتح اور کامیابی کے ساتھ دشمن کے مقام پر گاڑنا ہے۔" (مشعل راہ ص ۱۲-۱۳) نہ صرف مشرق یا مغرب کو، نہ صرف ایشیا یا یورپ کو، نہ صرف کالے یا گورے کو، بلکہ ساری ہی دنیا کو پیغام حق کا گرویدہ بنانا اور روحانیت کے ایک مرکز پر جمع کرنا خدام الاحمدیہ کا نصب العین ہے لیکن ضروری ہے کہ ہم اپنے اس نصب العین کو، اس کی تفاصیل کو اور طریق کار کو اچھی طرح سیکھ سمجھ لیں۔ کہ عمل کے لئے علم ضروری ہے۔ خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ہمیں اس عمل کے لئے علم دیتا ہے۔ جس کے لئے ہم تیار کئے جا رہے ہیں۔ پس اس اجتماع کو اپنی زندگی کا پروگرام سمجھتے ہوئے اس میں شمولیت کے لئے تشریف لائیے۔ یہ اجتماع ۲۲-۲۳-۲۴- اِخاء (اکتوبر) کو قادیان دارالامان میں منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ العزیز

خاکسار ناصر احمد۔ مہتمم اشاعت اجتماع سالانہ

جماعت احمدیہ کلانور کا تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ کلانور کا تبلیغی جلسہ ۶ و ۷ اکتوبر بروز جمعرات و جمعہ زیر صدارت حضرت میر محمد اسحاق صاحب ناظر ضیافت ہونا قرار پایا ہے۔ مرکز سے بزرگان سلسلہ اور علمائے کرام تشریف لے جائیں گے۔ حتی الوسع اصحاب شریک جلسہ ہو کر مستفیض ہوں۔ ارد گرد کی احمدی جماعتیں ضرور شریک ہوں۔ اور زیر تبلیغ و زیر اثر غیر احمدی و غیر مسلم اصحاب کو بھی ساتھ لائیں۔ قیام و طعام کا انتظام بذمہ جماعت احمدیہ کلانور ہو گا۔

خاکسار دل محمد نائب انچارج مقامی تبلیغ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد مرکزی چندوں کے متعلق

فرمایا:— "کسی جماعت کو مرکزی چندہ خرچ کرنا بلا منظوری کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ کام کر کے بعد میں منظوری لینا نہ صرف خلاف قانون ہے۔ بلکہ خلاف عقل بھی ہے۔ اگر اس قسم کی اجازت کسی جماعت کو دی جاوے۔ تو یقیناً یہ مرض دوسری جماعتوں میں پھیل جائیگا۔ اور مرکزی کاموں کو سخت حرج پہنچے گا۔"

پس اخبار کے ذریعہ اعلان کر دیا جائے۔ کہ کسی جماعت کو مرکزی فنڈ خرچ کرنے کی خواہ بہ امید منظوری کیوں نہ ہو۔ اجازت نہیں ہے۔ اگر کوئی انجمن ایسا کرے گی۔ تو اس کے عہدہ داروں کو الگ کیا جائیگا۔ اور اس انجمن کو جب تک وہ اپنی غلطی کی اصلاح نہ کرے تسلیم نہ کیا جائیگا۔"

عہدہ داران کو اس ارشاد کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔

ناظر بیت المال

فنِ رنگائی۔ چھپائی اور دُھلائی کی درسگاہ

گورنمنٹ کی طرف سے ایک درسگاہ فنِ رنگائی۔ چھپائی اور دھلائی وغیرہ سکھلانے کے لئے شاہدرہ لاہور میں کھلی ہوئی ہے۔ جہاں لڑکوں کو جدید اور سائنٹفک اصولوں پر ہر ایک قسم کے ریشے کی ڈائنگ اور بلیچنگ اور ان کی ٹکنالوجی سکھلائی جاتی ہے۔ اور وسیع پیمانہ پر عملی ٹریننگ کے لئے سکول سے ملحق ایک فیکٹری بھی ہے۔ سکول ہذا میں تین کلاسیں ہیں۔ جہاں حسب لیاقت میٹرک اور مڈل پاس طلباء داخل کئے جاتے ہیں۔ کورس دو سال اور ایک ایک سال کا ہے۔ مستحق طلباء کو وظائف بھی دئے جاتے ہیں۔ دستکاری اور ہنر سیکھنے کے خواہشمند احمدی طلباء کو ضرور اس سے استفادہ حاصل کرنا چاہیئے۔ داخلہ اکتوبر میں ہو گا۔

مزید معلومات براہ راست سکول سے یا خاکسار سے دریافت کر سکتے ہیں۔

خاکسار: عبدالرشید چوہان۔ بلیچنگ اسسٹنٹ گورنمنٹ ڈائنگ اینڈ کیلیکو پرنٹنگ انسٹیٹیوٹ شاہدرہ۔

خریداروں کو اطلاع

مجبوری کے باعث کل کوئی پرچہ شائع نہیں ہو سکا۔ دونوں پرچے آج اکٹھے شائع ہو رہے ہیں۔ احباب نوٹ کر لیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو ۔ وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۷۹۱۰ منکہ بدرالدین ولد شمس الدین صاحب قوم باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ ش ۱۳۲۲ھ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے ایک مکان دس مرلہ زمین میں ہے ۔ جس میں تین کمرہ خام اور ایک برآمدہ ہے ۔ جس کا اگلا حصہ پختہ ہے ! اور اس وقت مکان کی قیمت ایک ہزار روپیہ ہے ۔ جس میں سے نصف حصہ میرا ہے اور نصف حصہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب بھیروی کا ہے ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا ۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ملنے ۲۰ روپے ماہوار ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا ۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں ۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو ۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کر دوں ۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا ۔

العبد :۔ بدرالدین پٹواری ۔ گواہ شد :۔ عبد اللطیف پسر موصی ۔ گواہ شد :۔ علی محمد صحابی و موصی ۔

نمبر ۷۹۱۹ منکہ عبد الرحمٰن خادم ولد ملک برکت علی صاحب قوم راجپوت کھوکھر پیشہ وکالت عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ش ۱۳۲۲ھ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ صرف کتب قانونی و دینی ہیں ۔ جن کی قیمت اندازاً چھ صد روپیہ ہے ۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد غیر منقولہ یا منقولہ نہیں ہے کیونکہ حضرت والد صاحب خدا کے فضل سے زندہ ہیں ۔ میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے ۔ جو مجھے پیشہ وکالت سے ہوتی ہے ۔ یہ آمد کم و بیش ہوتی رہتی ہے ۔ اور اس کا اندازہ معین نہیں کیا جا سکتا ۔ میں آج ۲۲ ش ۱۳۲۲ھ کو یہ وصیت کرتا ہوں ۔ کہ میری مندرجہ بالا جائیداد منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان میری وفات کے بعد ہوگی ۔ اور اگر کوئی اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ میری وفات کے وقت میری ملکیت ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک و مختار ہوگی ۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ باقاعدگی سے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور اپنی ماہوار آمد کی اطلاع مقامی سکرٹری وصایا کی معرفت صیغہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہونگا انشاء اللہ

العبد (ملک) عبد الرحمٰن خادم پلیڈر قائم مقام امیر جماعت احمدیہ گجرات گواہ شد :۔ ڈاکٹر عمر الدین احمدی گورنمنٹ پنشنر گجرات گواہ شد :۔ فضل احمد بی ۔ ٹی ایس گورنمنٹ نارمل سکول گجرات

اطریفل زمانی

یہ معجون خالص شہد اور بادام روغن میں تیار کی گئی ہے ۔ زکام ۔ نزلہ ۔ کھانسی کیلئے بے حد مفید ہے ۔ رات کو نو ماشے یا تولہ بھر اگر دودھ سے کھائیں تو قبض دور ہو جائے گی اور زکام جاتا رہے گا ۔ دماغ کے تنقیہ کے لئے بھی بہت مفید ہے ۔ قیمت ۱۲ ار فی شیشی ۔

طبیہ عجائب گھر قادیان

۱۲۵ کوپن ٹکیہ دو روپے
دی کوپن سٹورز قادیان

بہترین مشورہ

اگر کبھی آپکو زنانہ و مردانہ امراض میں اہم مشورہ کی ضرورت ہو تو صرف ڈاکٹر حکیم ہارون الرشید مینجر نوازینڈ سنز قادیان پنجاب سے مل سکتا ہے جو علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کے طبیہ کالج کی اعلیٰ ڈگری ۔ ڈی ۔ آئی ۔ ایم ۔ ایس یافتہ ہیں ۔ آپکا ہمدرد پرو پرائیٹر

فوری ضرورت ہے

سندھ جننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری کنری میں مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں ۔ امیدواران جلد از جلد اپنی درخواستیں بمعہ نقول سرٹیفکیٹس "مینجر صاحب سندھ جننگ فیکٹری کنری جے ریلوے سندھ" کو بھجوا دیں ۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی ۔ (۱) ڈیلوری کلرک (۲) پریس کلرک (۳) گیٹ کیپر (۴) تین چوکیدار ۔ امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان کی سفارشیں بھی ساتھ آنی ضروری ہیں

المعلن
سپرنٹنڈنٹ ایم ۔ این سنڈیکیٹ قادیان

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سردرد کے مریض سستی کے شکار اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں ۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے ان کے اعصاب کمزور پڑ جاتے ہیں اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں پس آج ہی

"سرمہ صمیم اخاص"

جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے خرید لیں قیمت فی تولہ [illegible] چھ ماشہ [illegible] تین ماشہ ۱۱ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

ذیابیطس
مرض کے علاج کے لئے امرت دھارا کے موجد جناب پنڈت ٹھاکر دت شرما وید نے ایک دوائی ایجاد کی ہے
اشوگری

یہ بیماری گویا ایک کیڑا ہے جو گھن کی طرح جسم کو کھاتا جاتا ہے اور آخر کار بے وقت موت کا موجب ہوتا ہے غریب سے امیر زیادہ اسکے شکار ہوتے ہیں ۔ ہمارے ملک میں انواع و اقسام کی جڑی بوٹیاں پیدا ہوتی ہیں جو کہ ایسی لاعلاج امراض کیلئے تریاق کا حکم رکھتی ہیں چنانچہ ان بوٹیوں کے ست نکالکر اور زمانہ حال کی میڈیکل سائنس سے بھی مدد لیکر اس مرض کے علاج کے لئے امرت دھارا کے موجد جناب پنڈت ٹھاکر دت شرما وید نے ایک دوائی ایجاد کی ہے اسکا بہترین اور مجرب علاج ہے ۔ یہ دوائی ہر حالت کی ذیابیطس کو یقینی مفید ہے ۔ شکر کا بند ہو جانا ہے زیادتی پیشاب دور ہو کر پیشاب باقاعدہ آنے لگتا ہے ۔ اسکے علاوہ یہ ایک ٹانک ہے بھوک بڑھاتی اور خون پیدا کرتی ہے ۔ نیز ہر قسم کی کمزوری کو رفع کرتی ہے ۔ آپ صرف ایک مرتبہ تجربہ کیجئے ۔ صرف ایک ہفتہ کا استعمال قائل کر دے گا !

قیمت ۳۲ گولی چار روپے (للعہ) ۸ گولی ایک روپیہ (عصہ) علاوہ اسکے دو آنہ فی روپیہ اندھنگ فی چارج لیا جاتا ہے ۔

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ :۔ "امرت دھارا ۱۲ لاہور"

المشتہر

مینجر امرت دھارا فارمیسی لمیٹڈ ۔ امرت دھارا بھون ۔ امرت دھارا روڈ ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ ۔ لاہور

امرت دھارا ہمیشہ پاس رکھو ۔ کبھی نہ بھولو ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

امتحان میں کامیابی (۱) خاکسار نے امسال ایورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی سے کامل طب وجراحت کا دوسرا امتحان اعزاز کے ساتھ پاس کیا ہے اور امراض سل ودق کے علاوہ غیر تشخیص شدہ مزمن امراض کی خاص طور پر تربیت حاصل کی۔ جناب ڈاکٹر ایس۔ اے لطیف صاحب ایم۔ بی (پنجاب) ٹی۔ ڈی۔ ڈی (ویلز) نے دو سال بہت محنت اور کوشش سے کام سکھایا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(۲) علاوہ ازیں میری اہلیہ نے امسال زنانہ طبیہ کالج دہلی سے طبیہ مقابلہ کا دوسرا امتحان اعزاز کے ساتھ پاس کیا۔ موصوفہ فسٹ ڈویژن میں پاس ہوئی ہیں اور کالج میں اول رہی ہیں۔

خاکسار: عبدالوہاب عمر۔ خلف حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ

(۳) محمود احمد صاحب گجراتی امسال امتحان منشی فاضل میں ۲۶۳ نمبر حاصل کر کے کامیاب ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی دین ودنیا کے لئے بابرکت فرمائے۔

سیالکوٹ میں جلسہ جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر کا سالانہ جلسہ امسال ۱۶-۱۷ اکتوبر ۴۳ء بروز ہفتہ اتوار منعقد ہوگا۔ ضلع سیالکوٹ اور ملحقہ اضلاع کے احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ کام کا حرج کر کے بھی جلسہ میں شامل ہو کر مشکور فرمائیں۔ رہائش اور خوراک کا انتظام بذمہ انجمن ہوگا۔

قاسم الدین امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ۔

اعلانات نکاح (۱) ۱۰ ستمبر ۴۳ء حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں عزیزہ امۃ القیوم بیگم صاحبہ بنت مرزا معظم بیگ صاحب آف گلگت کے نکاح کا پیر انوار الدین صاحب خلف الرشید پیر اکبر علی صاحب ایڈووکیٹ ایم۔ ایل۔ اے ساکن فیروز پور کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر اعلان کیا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جماعت اور طرفین کے لئے دینی و دنیوی برکات وفیوض کا موجب کرے۔ آمین۔

خاکسار محمد اسمٰعیل الصفہ قادیان

(۲) مورخہ ۱۱/۹/۴۳ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ڈاکٹر ملک مولا بخش صاحب ولد ملک بہادر خاں صاحب سکنہ کلانور کا نکاح امۃ الکریم صاحبہ بنت چوہدری اللہ بخش صاحب سابق مالک اللہ بخش سٹیم پریس قادیان سے ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

ایڈریس خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال سلسلہ کے بعض ضروری کاموں کے سرانجام دینے کے لئے شملہ تشریف لے گئے ہیں۔ ان کا ایڈریس یہ ہے (معرفت پوسٹ ماسٹر سنجولی)

درخواست ہائے دعا (۱) خالد سیف اللہ صاحب کی صحت کمزور ہے۔ ان کی والدہ صاحبہ کی طبیعت بھی علیل رہتی ہے۔ نیز اُن کے خالو ملک بشیر احمد صاحب میدان جنگ میں ہیں۔ (۲) عبدالحمید صاحب اختر پسر جناب میاں غلام محمد صاحب اختر لیبر والا ان لاہور کی صحت کچھ دنوں سے خراب ہے (۳) ڈاکٹر محبوب الرحمٰن صاحب بنگالی کی اہلیہ صاحبہ بیمار اور سخت کمزور ہیں (۴) سید محمود احمد صاحب نعلبورہ ۱۲ روز سے بیمار ہیں (۵) ملک ظفر الحق صاحب ایران میں بعض مشکلات میں ہیں (۶) ملک عبداللہ خاں صاحب محکمہ فوج میں ترقی کے خواہاں ہیں (۷) گیانی عباد اللہ صاحب کی لڑکی کئی روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے (۸) عطاء الرحمٰن بشارت احمد خاں بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ (۹) شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ دعا کی درخواست کرتے ہیں (۱۰) حمید الدین صاحب پسر ڈاکٹر معراج الدین صاحب لاہور نے بی۔ اے کمپارٹمنٹ کا امتحان دیا ہے۔ سب کی صحت عافیت اور کامیابی کے لئے دعا کریں۔

ولادت چوہدری قمر الدین صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ جو مولوی رحمت علی صاحب مبلغ سماٹرا جاوا کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

دعائے نعم البدل محمد اقبال صاحب حوالدار محکمہ پولیس لائل پور کی لڑکی اشرف النساء بیگم بعمر ۵ سال فوت ہوگئی ہے (۲) منشی عبدالحق صاحب خوشنویس قادیان کا بچہ بعمر ۱/۲ ۱ سال فوت ہوگیا۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۴ ستمبر۔ اٹلی میں جنرل کلارک کی برطانی اور امریکن افواج نے سیلرنو کے جزیرہ نما کے ٹیلوں پر مضبوطی سے قدم جما لئے ہیں۔ اور نیپلز پر چڑھائی کے لئے اپنی توپوں کو اپنی جگہ چڑھا دیا ہے۔ جہاں سے نیپلز جانیوالی سڑک پر خوب گولہ باری ہو سکتی ہے۔ نامہ نگاروں کا خیال ہے۔ کہ اٹلی کی لڑائی اب جلد ہی نئی شکل اختیار کرنے والی ہے۔ پانچویں اور آٹھویں افواج شمال کی طرف برابر بڑھ رہی ہیں۔ مارشل کیسلرنگ کی فوجیں اب سیلرنو سے پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ اور وہ نیپلز کے آس پاس اتحادیوں کو روکنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ابھی یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ برطانوی آٹھویں فوج کہاں تک بڑھ گئی ہے۔ مگر یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ نیپلز کے سامنے مورچے سنبھال رہی ہے۔ اور اس اہم سمندری چھاؤنی کے لئے کسی وقت بھی لڑائی شروع ہو سکتی ہے۔

مارشل بڈوگلیو نے اہل اطالیہ کے نام ایک براڈ کاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ انہیں جرمنوں کا ہر طرح مقابلہ کریں۔ ہم نے پوری طرح فیصلہ کر لیا ہے کہ جرمنوں کو اپنے ملک میں قدم نہ جمانے دیں گے۔ ہمارا فرض ہے کہ اتحادیوں کا پوری طرح ساتھ دیں۔ اور جرمنوں کو ملک سے نکال دیں۔ اٹلی کے لوگوں کو چاہیئے کہ جرمنوں کے رسد اور کمک کے رستوں کو کاٹ دیں۔ اور ان پلوں وگھاٹوں کو اڑا دیں جن سے جرمن کام لیتے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ مارشل بڈوگلیو کے پیغام کے بعد شمالی اٹلی کی ریلوں پر ہڑتال ہوگئی ہے۔ اور جرمن افسر خود ریلوں کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔ مارشل رومیل نے دھمکی دی ہے کہ جو لوگ کام میں رکاوٹ ڈالیں گے۔ ان کا کورٹ مارشل کیا جائے گا۔ ٹیورن کے گلی کوچوں میں بھی تصادم ہو رہے ہیں۔ جرمنوں کے پہنچنے سے قبل ہی اہل ٹیورن نے اسلحہ خانہ پر قبضہ کر کے ہتھیار آپس میں بانٹ لئے تھے۔ جرمنوں کے کارسیکا پہنچنے سے قبل جنرل جیرو کی فوج کے چھاپہ مار دستے وہاں اتر گئے تھے۔ اور جزیرہ کے صدر مقام پر قابض ہو چکے ہیں۔

لنڈن ۲۱ ستمبر۔ مسٹر چرچل نے کل کیبنٹ کا جلسہ طلب کیا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ مسٹر چرچل برطانی جنگی کروزر ریناؤن میں امریکہ سے واپس آ گئے ہیں۔

لنڈن ۲۰ ستمبر۔ برطانی طیاروں نے شمالی فرانس میں مورلائی کے ہوائی اڈہ پر حملہ کر کے کئی انجن برباد کر دئے۔ بریسٹ کے پاس دشمن کے دو سرنگیں صاف کرنیوالے جہازوں کو نقصان پہنچایا گیا۔

ماسکو ۲۱ ستمبر۔ روسی فوجیں تمام محاذوں پر بڑھ رہی ہیں۔ سمولنسک سے بڑھنے والی فوج نے ایک اہم مقام لے لیا ہے۔ کچھ اور دستے لیر بیوپول سے آٹھ میل پر ہیں۔ کچھ دستے پولٹاوا پر بڑھ رہے ہیں۔ کیف کی طرف بڑھنے والی روسی فوج نے ایک اہم شہر پر قبضہ کیا ہے۔ جو کیف سے ۴۰ میل ہے۔ روسیوں نے دریائے ڈیسنا کو تین جگہ سے عبور کر لیا ہے۔ روسی دستے سمالنسک کے پاس پہونچ گئے ہیں۔ اور ستر میل شمال مغرب کیطرف ایک شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ ایک دستہ بریانسک کو جانے والی لائن کے ساتھ ساتھ سمالنسک کی طرف بڑھ رہا ہے۔

لنڈن ۲۱ ستمبر۔ ایک اطالوی آب دوز ڈربن کی بندرگاہ میں پہونچ گئی۔ اور اپنے آپ کو افسران کے حوالے کر دیا۔

واشنگٹن ۲۰ ستمبر۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان ہوا ہے۔ کہ اتحادی ہوائی جہازوں نے سالومنز کے علاقہ میں کل بہت زور کی بم باری کی۔ شارٹ لینڈ کے جزیرہ کے ہوائی اڈوں کو نشانہ بنایا۔ مقابلہ کے لئے جو جاپانی ہوائی جہاز آئے۔ ان میں سے ۷ کو گرا لیا گیا۔ نیوگنی اور نیو برٹن کے درمیان سمندر میں دشمن کے ایک چھوٹے جہاز کو ڈبو دیا گیا۔ ایک تجارتی جہاز کو نقصان پہونچایا۔

دہلی ۲۰ ستمبر۔ ہندوستانی ہائی کمانڈ کا ایک تازہ اعلان مظہر ہے۔ کہ انگریزی جہازوں نے کل برما میں اکیاب پر سخت بم باری کی۔ کئی جگہ آگ لگ گئی جو ۵۰ میل دور سے دکھائی دیتی تھی۔ امریکن طیاروں نے اراکان میں دشمن کی عمارتوں اور [illegible] کو نشانہ بنایا۔ اس اعلان میں یہ بھی کہا گیا۔ کہ ایک جاپانی ہوائی جہاز نے کولمبو کی بندرگاہ پر پرواز کی۔ کولمبو میں خطرے کا الارم ہو گیا۔ لیکن قبل اس کے کہ برطانی جہازوں سے مقابلہ کی نوبت آتی جاپانی جہاز خود ہی واپس ہو گیا۔